بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ عظیم میم

نوری اجماع

مقبول التجائیں ہوگی مری دعائیں
حرفِ عظیم لب پر آتے ہی میم لب پر

حرفِ عظیم میم

نوری اجماع

شاعرِ طریقت
صوفی منتظر عاصی

جملہ حقوق بحق ادارہ عاصی محفوظ ہیں

کتاب کا نام	:	حرفِ عظیم میم
شاعر	:	منتظم عاصیؔ
اشاعتِ اوّل	:	۱۵ فروری ۲۰۲۲ء
پیشکش	:	ادارہ عاصیؔ
صفحات	:	۸۰
طباعت	:	عبدالجبّار کاغذی 9270119612
کمپیوٹر کمپوزنگ	:	عاصی کمپیوٹر
تعدادِ اشاعت	:	۵۰۰ (پانچ سو)
اجراء	:	بموقع جشنِ مولودِ کعبہ ۱۳ رجب ۱۴۴۳
قیمت	:	۱۰۰ (ایک سو روپئے)

حسب الفرمائش غلام نبی بابا اکیڈمی

عاصیؔ پبلشر مالیگاؤں

423203 ناسک مہاراشٹر، ہند

رابطہ

طالب اخی عاصی 9272121440

مقصود عاصیؔ 9702156336

انتساب

مدّاحِ رسولِ کائنات ﷺ والد مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم

حضرت عمران

(المعروف ابوطالب ابن عبدالمطلب)

کی بارگاہ میں یہ چند اوراق بصد عجز و نیاز پیش کرتا ہوں۔

اعلانِ حق سے پہلے اے عاصی تو دیکھ لے
نعتِ رسولِ پاک ﷺ کا دیوان کون ہے

اور میرے والدین کے نام
جن کی شفقت اور تربیت نے مجھے اس مقام تک پہنچایا

اور میری بیوی مرحومہ صوفیہ نور جہاں ابو العلائی کے نام
جس کے صبر اور استقامت نے مجھے مزید حوصلہ بخشا

فہرست

۱	بسم اللہ		۲۲	مجھکو ترے حبیب ﷺ	۳۰
۲			۲۳	جو دیکھے دنیا	۳۱
۳	ٹائٹل		۲۴	تیرے قلم کو	۳۱
۴	پریس لائن		۲۵	فرمانِ الٰہی	۳۲
۵	انتساب		۲۶	ہر جہاں کا معیار	۳۲
۶	فہرست	۱	۲۷	شکر یہ کیسے ادا ہو	۳۳
۷	------	۲	۲۸	احسان امتی پہ ہے	۳۳
۸	پیش لفظ	۳	۲۹	کوثر کا جام	۳۴
۹	تعارف	۴	۳۰	راقم بھی آپ ﷺ	۳۵
۱۰	حمد	۵	۳۱	حسن و جمال	۳۵
۱۱	صلِّ علیٰ محمد ﷺ	۶	۳۲	مرحبا مرحبا	۳۶
۱۲	ثانی نہیں ہے کوئی بھی	۲۲	۳۳	طیبہ اے خاکِ طیبہ	۳۸
۱۳	پھول کی بزم	۲۲	۳۴	مناقبِ اہلِ بیتؑ	۳۹
۱۴	طیبہ کا سفر	۲۳	۳۵	یہ دنیا علیؑ کی ہے	۴۰
۱۵	یا مصطفیٰ ﷺ لے لو سلام	۲۴	۳۶	مری آنکھیں ہوئی	۴۱
۱۶	محمد ﷺ کے اشارے سے	۲۵	۳۷	ہر ایک ہم پہ لگتا	۴۲
۱۷	مصطفیٰ ﷺ کا رنگ	۲۶	۳۸	دریا اٹھا کے کاسے میں	۴۳
۱۸	جہاں آ کر خریداری	۲۷	۳۹	علیؑ سے بغض ہے جنت	۴۴
۱۹	لکھ کر قلم سے میم	۲۸	۴۰	آتا ہے لب پہ نام	۴۵
۲۰	قطعہ	۲۸	۴۱	اب کیا دلیل لوگے	۴۵
۲۱	بہاریں لوٹنے جنت	۲۹	۴۲	پیالہ لگا لے	۴۶

۴۳	تمہارے در کا طواف کرتی	۴۶	۶۴	گاتے ہوئے ترانہ	۶۰
۴۴	تطہیر کی چادر	۴۷	۶۵	مری سانس سانس	۶۱
۴۵	تڑپ کر بول اٹھتی ہے	۴۸	۶۶	میرا تو دہر و حرم	۶۲
۴۶	امہات المسلمینؓ	۴۸	۶۷	میں طالبِ پیمانہ	۶۳
۴۷	سرکار ﷺ بیاں کرتے تھے	۴۹	۶۸	وقتِ نزع	۶۳
۴۸	اجماع ہے نور	۴۹	۶۹	چھوڑ دنیا	۶۴
۴۹	لبِ تشنہ	۵۰	۷۰	تری یہ رحمت	۶۵
۵۰	دینِ محمدی ﷺ	۵۱	۷۱	رحمت برس رہی ہے	۶۶
۵۱	شمس و قمر ستاروں	۵۱	۷۲	غزل	۶۸
۵۲	شیدا ہے خود	۵۲	۷۳	چلو بھیسوڑی دربار	۶۹
۵۳	مل جائیں گے	۵۲	۷۴	چادر	۷۱
۵۴	پڑ گیا جس پل	۵۲	۷۵	میرا مرشد علی ہے	۷۴
۵۵	سرکارِ دو جہان سے	۵۳	۷۶	سہرا	۷۵
۵۶	نعتِ رسولِ پاک ﷺ	۵۴	۷۷	ہر سمت بٹ رہا ہے	۷۸
۵۷	مناقبِ اولیاء	۵۵	۷۸	آپ کے در سے ملی ہدایت	۷۹
۵۸	خواجہ معین الدینؒ	۵۶	۷۹	تصور میں ابھی	۸۰
۵۹	ہند سے	۵۶	۸۰	خوب تر سب جان کر	۸۱
۶۰	خواجہ سلام لے لو	۵۷	۸۱	میاں نے سب کو بلایا ہے	۸۲
۶۱	ماہِ رجب	۵۷	۸۲	یہ سرکار کی نظر	۸۴
۶۲	اندازِ صابرانہ	۵۸	۸۳	سلام	۸۶
۶۳	رستہ بتا رہے ہیں	۵۹	۸۴	دعا	۸۸

۸۵	دعا	۸۹
۸۶	اظہارِ تشکر	۹۰

تعارف

نام : محمد منتظم محمد شعبان انصاری
قلمی نام : منتظم عاصیؔ
تعلیم : ساتویں
پتہ : ثناء اللہ نگر گلی نمبر ۲ پلاٹ نمبر ۵۴ / ۲ مالیگاؤں

ادارۂ عاصی

الحمد للہ۔۔۔اردو ادب کی خدمت گذار تنظیموں میں ایک بیت ہی معتبر مستند نام اپنی تمام خوبیوں اور اردو محبت کے ساتھ جلوہ گر ہو چکا ہے مالیگاؤں شہر کے نامور اداروں میں ایک ادارہ۔عاصی ایجوکیشنل اینڈ سوشل ویلفئیر سوسائٹی بھی ہے جو برسوں سے دینی سماجی فلاحی سیاسی میدان میں اپنی خدمت پیش کرتی رہی ہے اور اب اپنی خدمت کو وسیع کرتے ہوئے اردو ادب کی دنیا میں اپنا قدم رکھتے ہی میری کتاب حرفِ عظیم میم کی اشاعت سے اپنا سفر شروع کر دیا ہے

بارگاہِ رب العزت میں دعا ہے کہ اللہ پاک ان کے جذبوں کی لاج رکھے اور اپنے فضل و کرم سے انہیں مزید کامیابی و کامرانی عطا فرمائے
بحق چہاردہ معصومینؑ

حمد

جوں ہی یاروں میں نے سوچا حمدِ باری میں کروں
الحمد میرے لب پر آیا اس کے آگے کیا کہوں
سارے عالم کا تو ہی رب تو بڑا رحمٰن ہے
مالکِ روزِ جزا تو بندگی تیری کروں
تجھ سے ہی مانگا کروں میں جب بھی حاجت ہو مجھے
تو ہی بر حق ہے اِلٰہ تیرا ہی بن کر رہوں
راہِ حق کی دے ہدایت جس پہ ہے نعمت تری
نہ کہ اس رستے کی جس پہ ہے غضب نازل چلوں

نعتِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے داستاں پُرانی یہ چاند کی زبانی
خاموش آسماں تھا بکھرا ہوا سماں تھا
مہتاب نے سجائی بزمِ مدح سرائی
تاروں کو جمع کر کے اِک بزمِ سماع کر کے
وہ جھوم کے یوں کہتا ہم سب کے پیارے آقا
ہے نام ان کا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئیں گے جب دہر میں کعبے کے اِس شہر میں
وہ آمنہ کے گھر میں صادق صبحِ فجر میں
اتریں گے کُل فرشتے صد مرحبا وہ کہتے
تاروں کی انجمن نے نورانی اس چمن نے
چھیڑا یوں ذکرِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَحَدْ پہ میم احمد لفظِ عظیم احمد
رب کا کلیم احمد دل میں مقیم احمد
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنت کے زینے والے اطہر پسینے والے
رب کے خزینے والے حق کے سفینے والے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھیں ہیں میری جل تھل دل میں مچی ہے ہلچل
تقدیر مجھ کو لے چل رہتے جہاں ہیں ہر پل
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بن جائے میرا سینہ آقا شہر مدینہ
ہر دم مِرا سفینہ رحمت کا ہو خزینہ
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کعبے کے سب صنم کو دنیا کے سارے غم کو
پوچھیں ہیں آنکھیں نم کو توڑی ہے بد قلم کو
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جبریل نے کہا ہے عیسیٰؑ کی یہ دعا ہے
یوسفؑ کا حسن کیا ہے جو حسنِ مصطفیٰ ہے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روحوں پہ حکمراں ہیں فطرت کے راز داں ہیں
دیکھا جہاں وہاں ہیں وہ عرشِ لا مکاں ہیں
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا مرتبہ ہے اعلیٰ ہر سو ہے بول بالا
سب سے الگ نرالا جس سے ہوا اجالا
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سارا ہی یہ زمانہ کھاتا ہے تیرا دانہ
گاتے ہیں سب ترانہ آقا میں ہوں دِوانہ
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر پھر کے بھونریں گائیں کلیوں کو یہ بتائیں
نعتِ نبی سنائیں گلشن میں گل کھلائیں
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دکھ درد ہو کہ راحت مشکل ہو یا مصیبت
دیوانوں کی ہے یہ فطرت کہتی رہے گی امت
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رنج و ملال میں ہے رزقِ حلال میں ہے
اختر ہلال میں ہے اِذنِ بلال میں ہے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھولوں سے اور کلی سے نورانی روشنی سے
معصوم زندگی سے اصغرؑ کی تشنگی سے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہو دو جہاں کے سرور رحمٰن کے ہو دلبر
شام و سحر کے محور ہو انبیاء کے رہبر
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نور الھدیٰ تمھی ہو صدرالعلیٰ تمھی ہو
کیف الوریٰ تمھی ہو شمس الضحیٰ تمھی ہو
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لوح و قلم ہے تیرا فیض و کرم ہے تیرا
عرب و عجم ہے تیرا میرا یہ دم ہے تیرا
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رحمت کی وہ رِدا ہیں ہر درد کی دوا ہیں
موجود ہر جگہ ہیں وہ نائب خدا ہیں
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اعلیٰ ہے تیری سنّت کرتی ہے خلد مدحت
تو ہی رضائے قدرت کہتی ہے اہلِ سنّت
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خیر الانام تم پر ماہِ تمام تم پر
رب کا کلام تم پر بھیجے سلام تم پر
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

مبین بھی تمہی ہو طٰسٓ بھی تمہی ہو
آمین بھی تمہی ہو یٰسٓ بھی تمہی ہو
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

بارش کی بوندیں بولی بادِ صبا جو ڈولی
پت جھڑ نے آنکھیں کھولی انگڑائی پھولوں نے لی
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

بجلی چمک چمک کر بوندیں مٹک مٹک کر
بادل چھلک چھلک کر بولے اٹک اٹک کر
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

دن سال اور مہینے گذری ہوئی صدی نے
گھنٹے مِنَٹ گھڑی نے بولے یہی سبھی نے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

بولے خدا کے بندے اڑتے ہوئے پرندے
چرتے ہوئے چرندے جنگل کے سب درندے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

آدمؑ کی تو دعا میں موسیٰؑ کے تو عصاء میں
عیسیٰؑ کے معجزہ میں اُمّت کی ابتداء میں
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کلمے کے لام میں تم رب کے کلام میں تم
صلاۃ و سلام میں تم دعائے غلام میں تم
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تم ہی ہو میمِ اوّل تم ہی نعیمِ اوّل
تم ہی کلیمِ اوّل تم ہی قدیمِ اوّل
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نورِ خدا کے ظاہر روزِ جزا کے ظاہر
تم ہی نہاں کے ظاہر یعنی سدا کے ظاہر
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سورج نے دی گواہی مہتاب نے سنائی
کل کائنات آئی کرنے تری بڑھائی
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دریاؤں کی روانی تیری ہوئی دِوانی
موجوں کا اُٹھتا پانی دیتا ہے یہ زبانی
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

باتیں ترے شہر کی رحمت کی اس لہر کی
اٹھتی ہوئی سحر کی یعنی کہ ہر پہر کی
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

بولیں ہیں والیوں نے گندم کی بالیوں نے
پیڑوں کی ڈالیوں نے گلشن کے مالیوں نے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

تم ابتداء کے مالک تم انتہا کے مالک
تم ہی ضیا کے مالک تم ہی جزا کے مالک
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

تم ہی ہو زندگی میں تم ہی ہو عاشقی میں
تم ہی ہو روشنی میں تم ہی ہو شاعری میں
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

شاعر کے تم سُخن میں سورج کی تم کرن میں
اخلاق کے چمن میں کردارِ پُر امن میں
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

رفعت کا را تمہی ہو رحمت کا را تمہی ہو
رجعت کا را تمہی ہو رخصت کا را تمہی ہو
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

ہاں نور کا وہ ہالہ منظر وہ پیارا پیارا
وہ رات کا نظارہ بولے ہر اِک ستارہ
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم ہو تو ہو شریعت تم ہی تو ہو طریقت
یعنی تمہی حقیقت تم سے ہی ہے معرفت
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قیمت کا قاف تم ہو قسمت کا قاف تم ہو
قربت کا قاف تم ہو قدرت کا قاف تم ہو
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم پر فدا ہے خالق دونو جہاں ہے عاشق
مالک ہو تم ہی ناطق تم ہی امین و صادق
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتنے حسین تم ہو شہرت کا شین تم ہو
دین متین تم ہو صادق امین تم ہو
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجذوب کہے رہے ہیں مطلوب کہے رہے ہیں
مکتوب کہے رہے ہیں سب خوب کہے رہے ہیں
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مخدوم کہے رہے ہیں معصوم کہے رہے ہیں
مغموم کہے رہے ہیں منظوم کہے رہے ہیں
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

ادنیٰ کی ہے زباں پر اعلیٰ کی ہے زباں پر
آقا کی ہے زباں پر مولیٰ کی ہے زباں پر
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

کون ومکاں کے مالک غیب وعیاں کے مالک
دونو جہاں کے مالک ارض وسماں کے مالک
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

در پر ہے میرا سر خم آنکھیں ہیں میری پُرنم
خوشیاں ہو یا کہ ہو غم لب پر ہو میرے ہر دم
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

غربت میں ہی رہیں گے آنسوں یونہی بہیں گے
ظلم و ستم سہیں گے سنّی مگر کہیں گے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

آئی ہے آسماں سے آواز لامکاں سے
مسجد سے اور اذاں سے عاشق کی پھر زباں سے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

قرآن ہی ہے سیرت قرآن ہی ہے صورت
قرآن ہی بصیرت قرآن ہی ہیں حضرت
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

شیرِ خدا کے آقا کرب و بلا کے آقا
غوث الوریٰ کے آقا خواجہ پیا کے آقا
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

مجذوب اولیاء کا صوفی و اتقیاء کا
ایمان پُر ضیا کا مسلک ہے انبیاء کا
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

پیارے نبی کا گلشن بن جائے میرا مدفن
کہتا ہے میرا تن من پھیلائے اپنا دامن
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

زیر و زبر پکارے دیوار و در پکارے
شمس و قمر پکارے یعنی دہر پکارے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

آواز مقبروں سے آتی ہے مسجدوں سے
کعبے سے بت کدوں سے رب کے پیمبروں سے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

کلیاں مہک مہک کر چڑیا چہک چہک کر
بولے سبھی مٹک کر شاخیں لہک لہک کر
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

محبوب ہے خدا کا ذاکر ہے کبریا کا
عالم ہے ہر نہاں کا شاکر ہے ہر جزا کا
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

مختارِ کل جہاں ہے ہر شئے پہ تو عیاں ہے
مہمانِ لامکاں ہے تو رہبرِ زماں ہے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

نعمت کا نون تو ہے نصرت کا نون تو ہے
نیّت کا نون تو ہے نسبت کا نون تو ہے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

عترت کا عین تو ہے عزت کا عین تو ہے
عظمت کا عین تو ہے عِفّت کا عین تو ہے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

حور و ملک نبی نے مسلم و ترمذی نے
بولے یہی سبھی نے مٹّھی میں کنکری نے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

نکھرے دکھا رہی تھی خوشیاں بتا رہی تھی
سب کو سُنا رہی تھی بُراق گا رہی تھی
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محفل میں مجلسوں میں خوشیوں میں تو غموں میں
قرآں کی آیتوں میں پاروں میں سورتوں میں
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تو ہی قریش ہاشم مالک ہے تو ہی قاسم
اُمّی بھی تو ہی عالم دونوں جہاں کا ناظم
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زم زم کا پانی بولے میداں کا غازی بولے
پڑھ کر نمازی بولے یعنی کہ حاجی بولے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کلیوں کا وہ چٹکنا پیڑوں سے پانی گرنا
کہسار کا وہ جھرنا رحمت کا وہ اترنا
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صدیقؓ اور عمرؓ نے عفّان کے پسرؓ نے
حسنینؑ کے پدرؑ نے بولا ہے ہر زبر نے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تجھ پر کتابِ حق ہے تو ہی نصابِ حق ہے
تو ہی شہابِ حق ہے یعنی جنابِ حق ہے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتنا عجب ہے تیرا امّی لقب ہے تیرا
علم و ادب ہے تیرا یعنی کے سب ہے تیرا
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انگلی کا اک اشارہ پا کر قمر کا ٹکڑا
سورج پلٹ کے آیا یہ معجزہ ہے تیرا
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوکو میں اپنی کوئل بولے یہی وہ ہر پل
رم جھم برستا بادل محبوبِ ربِّ افضل
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مچھلی سمندروں نے کوہسار پتھروں نے
ذرّوں نے کنکروں نے پیڑوں کے تن جڑوں نے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غوث و قطب قلندر دریا ندی سمندر
شاہو گدا سکندر بولے ادب کے اندر
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو ہی حبیبِ داور تو ہی شفیعِ محشر
تو ہی عظیم اکبر کہتے رہیں گے مل کر
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خواجہ اویس قرنیؓ حضرت بلال حبشیؓ
سلمان فارسیؓ بھی بولے یہ ہر صحابیؓ
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خیبر کا در پکڑ کر ہاتھوں میں پھر جکڑ کر
توڑا علیؑ نے کہہ کر سوئے نبیؐ یہ مڑ کر
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دم سے ہے تیرے اختر شمس و قمر فلک پر
اشجار خاک و پتھر یہ دو جہاں کا منظر
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے ذات تیری عالی رحمت نشان والی
آیا نہ در سے خالی کوئی ترا سوالی
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تاروں کی تو دمک میں مہتاب کی چمک میں
تو آب میں نمک میں پھولوں کی تو مہک میں
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کلیوں کی اِس ہنسی سے پھولوں کی تازگی سے
بھونروں کی راگنی سے شبنم کی تشنگی سے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

محمود بھی تو ہی ہے مسعود بھی تو ہی ہے
مشہود بھی تو ہی ہے مقصود بھی تو ہی ہے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

سرکار ہو ہمارے مختار ہو ہمارے
غم خوار ہو ہمارے دلدار ہو ہمارے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

جب تک رہے گا عالم بوٹے رہیں گے پُرنم
پڑھ کر درود شبنم کہتی رہے گی ہر دم
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

مستانہ بولتا ہے دیوانہ بولتا ہے
پیمانہ بولتا ہے میخانہ بولتا ہے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

انجانہ بولتا ہے ویرانہ بولتا ہے
پروانہ بولتا ہے افسانہ بولتا ہے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد ﷺ

چڑیوں کی چہچاہٹ بچوں کی کھلکھلاہٹ
پھولوں کی مسکراہٹ لہرا کے بولے پنگھٹ
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

روشن جہان تجھ سے امن و امان تجھ سے
قائم اذان تجھ سے میٹھی لسان تجھ سے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

حرمت کا حا تو ہی ہے حاجت کا حا تو ہی ہے
حسرت کا حا تو ہی ہے حیرت کا حا تو ہی ہے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

تو شین سے شجاعت تو شین سے شہادت
تو شین سے شرافت تو شین سے شفاعت
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

مہکے گلاب تجھ سے روشن تراب تجھ سے
ذرّوں میں تاب تجھ سے دانہ و آب تجھ سے
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

چمکا دو تم مقدر اے انبیاؑ کے سرور
عاصیؔ کو اپنے در پر بلوا لو جانِ حیدر
آقا مدینے والے صلی علیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

ثانی نہیں ہے کوئی بھی عالی وقار کا

احسان ہم پہ دیکھئے پروردگار کا
دامن عطا کیا ہے ہمیں غم گسار کا
پتھر بھی باندھا پیٹ پہ امت کے واسطے
ثانی نہیں ہے کوئی بھی عالی وقار کا
نسلوں کو دیکھ کر کے کرتی تھی چاک وہ
واللہ مرتبہ ہے کیا اس ذوالفقار کا
بس اتنی التجا ہے خدا کے حضور میں
منظر سہانا دیکھ لوں لیل و نہار کا
جب سے سنا ہے عاصیؔ مدینہ قریب ہے
"آیا شبِ فراق میں موسم بہار کا"

پھولوں نے مل کے بزمِ عقیدت سجائی تھی
چہرے پہ سب کے خوشیاں سمٹ کر کے آئی تھی
بڑھ کر گلاب آگے صدارت سنبھال لی
ہر سو لٹا کے خوشبو اجازت بحال دی
کہنے لگا یہ موگرا پھولوں کی بھیڑ سے
پہلے درود پڑھ لے پھر کوئی کچھ کہے

طیبہ کا سفر

گھر آج میرا دیکھو خوشیوں کا گھورہ ہے
طیبہ بلا رہا ہے طیبہ بلا رہا ہے

تھی آرزو تمنّا بچپن سے میری خواہش
پہنچوں درِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کرتا رہا میں کوشش
اوقات کیا ہے میری سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا ہے
طیبہ بلا رہا ہے طیبہ بلا رہا ہے

خوشیوں کے غم کے آنسوں آنکھوں میں میری آئے
طیبہ کا جب مسافر طیبہ سفر کو جائے
صدقے میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ دن بھی آ گیا ہے
طیبہ بلا رہا ہے طیبہ بلا رہا ہے

مشکل سے کٹ رہی ہے اب تو یہ مجھ سے ساعت
خاکِ درِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مجھ کو ملے گی راحت
دل لے رہا ہے ہچکی محسوس ہو رہا ہے
طیبہ بلا رہا ہے طیبہ بلا رہا ہے

نکلے گی دل کی حسرت نعت و سلام پڑھ کر
دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رب کا کلام پڑھ کر
مانگوں گا میں دعائیں دل میرا کہہ رہا ہے
طیبہ بلا رہا ہے طیبہ بلا رہا ہے

لب پر ہے پنجتنؑ کا پاکیزہ اسمِ اعظم
چوکھٹ پہ مصطفیٰ ﷺ کے نکلے خدا مرا دم
طیبہ کے ہر مسافر کے لب پہ یہ دعا ہے
طیبہ بلا رہا ہے طیبہ بلا رہا ہے

خواجہ حسنؒ کے صدقے منّے میاںؒ کے صدقے
صدقِ شہیدِ ملّتؒ شمسو میاںؒ کے صدقے
عاصیؔ کی التجا ہے جو آج کہہ رہا ہے
طیبہ بلا رہا ہے طیبہ بلا رہا ہے

کہہ رہے ہیں کلمۂ طیّب کے آٹھوں ہی لام
یا مصطفیٰ ﷺ لے لو سلام یا مصطفیٰ ﷺ لے لو سلام
آیتوں میں سورتوں میں کہتا ہے رب کا کلام
یا مصطفیٰ ﷺ لے لو سلام یا مصطفیٰ ﷺ لے لو سلام
پڑھتے ہیں سارے فرشتے الصلاۃُ و السلام
یا مصطفیٰ ﷺ لے لو سلام یا مصطفیٰ ﷺ لے لو سلام
نام عاصیؔ ہے مِرا ہوں آپ کا ادنیٰ غلام
یا مصطفیٰ ﷺ لے لو سلام یا مصطفیٰ ﷺ لے لو سلام

نعتِ پاک

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارے

ہوئے سیراب سب تشنہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارے سے
سے
ہوئے ہیں معجزے کیا کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارے سے

علی کی آنکھ سے آنسو گرا رخسارِ انور پر
کہ سورج بھی پلٹ آیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارے سے

مری مٹھی میں کیا ہے بوجہل نے جب یہ پوچھا تو
پڑھا کنکر نے بھی کلمہ محمد کے اشارے سے

جسے مل کر اٹھا پائے نہ چالس لوگ حیدر نے
اٹھایا تھا اسے تنہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارے سے

نبوت کا گواہ کوئی جو اعرابی نے مانگا تو
گواہ بن کر شجر آیا محمد کے اشارے سے

چلے گا سنّتوں پر جو اے عاصیؔ اس کو محشر میں
ملے گا تحفہ جنت کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارے سے

مصطفیٰ ﷺ کا رنگ

سب سے حسین سب سے جدا مصطفیٰ ﷺ کا رنگ
کر دے خدا مجھے بھی عطا مصطفیٰ ﷺ کا رنگ

یوں رب نے کتنے رنگ سے رنگی ہے کائنات
سب سے جدا ہے پیارا ہرا مصطفیٰ ﷺ کا رنگ

حیدر کا نعرہ یونہی لگائیں گے دم بہ دم
مولا علیؑ سے ہم کو ملا مصطفیٰ ﷺ کا رنگ

ظاہر ہوا تھا دنیا میں کرب و بلا کے بعد
حسنین کی رگوں میں چھپا مصطفیٰ ﷺ کا رنگ

فیضِ معین صابر و فیضِ ابوالعلاء
ہم پر لٹا رہے ہیں پیا مصطفیٰ ﷺ کا رنگ

حور و ملک نے دیکھتے بے ساختہ کہا
دونوں جہان سے ہے جدا مصطفیٰ ﷺ کا رنگ

بخشے گا کُل جہاں کی حکومت تجھے خدا
عاصیؔ تو اپنے دل پہ چڑھا مصطفیٰ ﷺ کا رنگ

جہاں آ کر خریداری شہ ابرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کرتے ہیں

وہ اپنے ہاتھ سے اپنا نصیبا نار کرتے ہیں
جو نور اللہ کے علم غیب کا انکار کرتے ہیں

سدا محتاج بن کر جو رہے دنیا میں احمد کا
زمانے میں اسے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود مختار کرتے ہیں

سفینہ زندگی کا گر شکستہ ہے تو، تُو دل سے
لگا نعرہ رسالت کا وہ بیڑا پار کرتے ہیں

تصوّر جب بھی کرتا ہوں میں سرکارِ دوعالم کا
سبھی حور و ملک آ کر مِرا دیدار کرتے ہیں

یقیں مجھ کو دفع کرتے ہیں سر سے وہ بلاؤں کو
غمِ شبیرؓ میں آنکھیں جو اشکبار کرتے ہیں

تری مدحت سرائی ہو ہماری زیست کا مقصد
یہی نعتوں کو پڑھ پڑھ کے دعا ہر بار کرتے ہیں

اُٹھائیں جس طرف نظریں تمہاری دید ہو جائے
سبھی سُنّی یہی خواہش مِرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کرتے ہیں

شرف حاصل مجھے بھی ہو غلامی کا مدینے میں
سنا ہے پل میں محتاجوں کو وہ مختار کرتے ہیں

چلو بِک جائیں ہم جا کر اسی بازار میں عاصیؔ
جہاں آ کر خریداری شہِ ابرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کرتے ہیں

لکھ کر قلم سے میم کو حرفِ عظیم کو

تا عمر نعتِ پاک سناتا رہوں گا میں
عرفاں کا جام روح کو پلاتا رہوں گا میں
دکھ درد و غم ہو یا پھر خوشیوں کا ہو سماں
نغمہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا گاتا رہوں گا میں
ہر پل درودِ پاک کو لب پر سجا کے بس
بارش میں رحمتوں کی نہاتا رہوں گا میں
لکھ کر قلم سے میم کو حرفِ عظیم کو
اس زیستِ ناتواں کو سجاتا رہوں گا میں
خواہش یہی ہے آخری عاصیؔ قضاء کو بھی
وقتِ نزع بھی نعت سناتا رہوں گا میں

قطعہ

دوزخ کی آگ دیکھ کے امّت کے واسطے
پیارے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھیلائے ہیں گیسو
چاروں طرف کرم ہی کرم چھا گیا یہاں
جس پل مِرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لہرائے ہیں گیسو

بہاریں لوٹنے جنت وہاں پر خود بھی آتی ہے

تڑپتا ہوں مچلتا ہوں مِری غربت رُلاتی ہے
درِ طیبہ سے آکر پھر صباء مجھ کو ہنساتی ہے
ملے مژدہ کبھی مجھ کو خدایا آرزو میری
کہ چل تجھ کو مدینے کی ہوا مٹی بلاتی ہے
نصیبا ہند کا دیکھو یہاں نظریں کرم اُن کی
مجھے خوشبو مدینے کی درِ سنجر سے آتی ہے
لکھو پڑھتے رہو سنتے رہو تم نعتِ انور کو
یہ عادت ایسی ہے نارِ جہنّم کو بجھاتی ہے
اگر مدفن مِرا طیبہ ہو جنت کی نہیں خواہش
بہاریں لوٹنے جنت وہاں پر خود بھی آتی ہے
شبِ اسریٰ فرشتوں کا تھا نعرہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جَماعت اہلِ سُنّت بھی یہی نعرہ لگاتی ہے
عمرؓ صدیقؓ علیؓ عثماںؓ صحابہ میرے آقا کے
انھیں کی سیرتوں پہ چل نبی سے یہ ملاتی ہے
فراست کا قناعت کا عبادت کا سخاوت کا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل ہم سب کو یہی رستہ بتاتی ہے
بظاہر دیکھ لوں میں بھی اے عاصیؔ خلد کا منظر
مدینہ نام سنتے ہی تمنّا جاگ جاتی ہے

مجھ کو ترے حبیب ﷺ کی الفت نصیب ہو

یارب درِ رسول ﷺ کی سعادت نصیب ہو
جنت کی دیکھنا مجھے جنت نصیب ہو
پڑھتا رہوں میں شام وسحر اُن ﷺ پہ بس درود
مجھ کو مرے خدا یہی دولت نصیب ہو
ماں باپ آل جان میں کردوں نثار سب
شیرِ خدا کے جیسی شجاعت نصیب ہو
خوجہ اویس ؓ کی طرح حضرت بلال ؓ سی
مجھ کو ترے حبیب ﷺ کی الفت نصیب ہو
گستاخیاں جو کرتے ہیں شانِ حبیب ﷺ میں
اُن نجدیوں کو مولا ہدایت نصیب ہو
خواہش ہے میرے دل کی کہ ہر روز خواب میں
مختارِ کل جہاں ﷺ کی بشارت نصیب ہو
کرتے تھے رب سے ہر گھڑی عیسیٰ مسیح دعا
ختمِ رُسل ﷺ کی مجھ کو بھی اُمّت نصیب ہو
عاصیؔ کی التجا ہے خدا کے حضور میں
محشر میں ان ﷺ کے ہاتھوں شفاعت نصیب ہو

جو دیکھے دنیا پکارے مجھ کو وہ دیکھو ان کا غلام آیا

جو دل نے میرے سکون چاہا زباں پہ تیرا ﷺ ہی نام آیا
میں گھِر گیا جب مصیبتوں میں ترا ﷺ وظیفہ ہی کام آیا
یہ کون آیا جو گِر گئے بُت یہ کس کو کرتا ہے سجدہ کعبہ
نویدِ صبح نشاط لے کر زمیں پہ ماہِ تمام ﷺ آیا
نظر میں ہے سبز سبز منظر سنہری جالی چمک رہی ہے
ادب سے دل کو جھکاؤ اپنے عقیدتوں کا مقام آیا
ہے میرے دل کی یہی تمنّا جہاں بھی جاؤں یہی سنوں میں
جو دیکھے دنیا پکارے مجھ کو وہ دیکھو ان کا غلام آیا
جو عشق میں کردے ترکِ دنیا جو اپنی پہچان خود مٹائے
اسی پہ اتری ہے رحمتیں اور اسی پہ رب کا انعام آیا
خدا کے فضل و عطا سے عاصیؔ لبوں پہ الفاظ آ گئے جب
نبی ﷺ و آلِ نبی ﷺ کی مدحت بیان کرنے غلام آیا

تیرے قلم کو خون کی تاثیر مل گئی
برسوں پرانے خواب کی تعبیر مل گئی
شکرانہ رب کا کر عطا صدقے میں نعت کے
حرفِ عظیم کی تجھے جاگیر مل گئی

نعتِ پاک ﷺ

فرمانِ الٰہی ہے فرمانِ رسول ﷺ اللہ
دوزخ میں نہ جائیں گے غُلمانِ رسول ﷺ اللہ

صدیقؓ عمرؓ عثماں ہیں شانِ رسول ﷺ اللہ
کیا بات ہے مولاؑ کی ہیں جانِ رسول ﷺ اللہ

بس اتنی سی خواہش ہے سُن لے تو مِرے مولا
بن جاؤں کبھی میں بھی مہمانِ رسول ﷺ اللہ

اب خواہشِ جنت تو کیوں کرتا ہے دل میرے
جنت سے بھی اعلیٰ ہے دالانِ رسول ﷺ اللہ

یارب یہ تمنّا ہے تا حشر رہے قائم
اِس عاصیؔ کے ہاتھوں میں دامانِ رسول ﷺ اللہ

ہر جہاں کا میعار ہے تم سے
دو جہاں کا نکھار ہے تم سے

ہاں نظامِ نہار ہے تم سے
پھر بھی کیوں خلفشار ہے تم سے

حسرتیں بے شمار ہے تم سے
التجاء بار بار ہے تم سے

میری عزّت وقار ہے تم سے
اس چمن کی بہار ہے تم سے

دل مرا خوش گوار ہے تم سے
روح کا تار تار ہے تم سے

یہ قلم شاہکار ہے تم سے
بیڑا عاصیؔ کا پار ہے تم سے

نوری اجماع

شکریہ کیسے ادا ہو آپ کے احسان کا

حوصلہ مجھ کو بھی بخشا دین کا ایمان کا
شکریہ کیسے ادا ہو آپ کے احسان کا
عشق کرتے تھے جو اولادوں سے زیادہ آپ سے
یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ عطا کردو مجھے عمرانؓ کا
وقف کردی زندگی جس نے نبی ﷺ کے عشق میں
یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ عطا کر دیجئے سلمان کا
روزِ اوّل سے جو مدحت کر رہا ہے آپ کی
یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم و عمل کردو عطا قرآن کا
جب ہوئے تھے رو برو نورِ بشر نورِ خدا
جوش میں تھی رحمتیں اور تھا کرم سلطان کا
غیب ایسا ہے نہیں عاصیؔ جوان سے چھپ سکے
جب کہ جلوہ چھپ نہ پایا آپ ﷺ سے رحمٰن کا

احسان امّتی پہ ہے کتنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
اعلیٰ خدا کے بعد ہے رتبہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
دینِ متین ہوتا ہے مقروض پر حرام
پہلے ادا کرو سبھی قرضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

کوثر کا جام ہم کو پلانے کو ہیں نبی ﷺ

جنّت میں امّتی کو لے جانے کو ہیں نبی ﷺ
رب کے غضب سے ہم کو بچانے کو ہیں نبی ﷺ

قربان جاؤں ان پہ مِری آل ہو نثار
اُمّت کا بارِ عصیاں اُٹھانے کو ہیں نبی ﷺ

نظریں جھکا کے سارے ادب سے کھڑے رہو
پردہ اُٹھا کے بزم میں آنے کو ہیں نبی ﷺ

محشر کی دھوپ جلتی زمیں اور تشنگی
کوثر کا جام ہم کو پلانے کو ہیں نبی ﷺ

پڑھتا رہے درود تو محشر کا غم نہ کر
کملی میں اپنی ہم کو چھپانے کو ہیں نبی ﷺ

قرآن و اہلِ بیت کو مضبوط تھام لے
محشر کے غم سے تجھ کو بچانے کو ہیں نبی ﷺ

سنتا ہوں پُل صراط کہ وقت گذار ہے
آسان ہوگی ہم پہ چلانے کو ہیں نبی ﷺ

صلِّ علیٰ پکارنا جب جب ستائے غم
پھر گردشِ جہاں سے بچانے کو ہیں نبی ﷺ

اعمال بد سے بد ہے مگر آس ہے مجھے
اُنگلی کو سوئے عاصیؔ اٹھانے کو ہیں نبی

نعتِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راقم بھی آپ ہاشم و قاسم بھی آپ ہیں
"ہے ملکیت یہ آپ کی حاکم بھی آپ ہیں"
ہر دور میں بلند ہے فرمان آپ کا
انسانیت بھی آپ ہیں ناظم بھی آپ ہیں
سارے جہاں میں آپ کا ثانی نہیں کوئی
امّی لقب ہے آپ کا عالم بھی آپ ہیں
امت تمام آپ کی رحمت کی منتظر
تنہا حفیظِ دین ہیں سالم بھی آپ ہیں
جھولی مری بھرے گی یہ ایمان ہے مرا
ماویٰ ہو کائنات کے صائم بھی آپ ہیں
مژدہ یہی تمام پیمبر نے ہے دیا
اول بھی آپ آخر و دائم بھی آپ ہیں

حسن و جمال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسا نہ ملے گا
دونوں جہاں میں کوئی بھی ایسا نہ ملے گا
اے خاک کہنے والوں! ہاں ایمان سے تمہیں
کوئی بھی تم کو نورِ بشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سا نہ ملے گا

مرحبا مرحبا یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرحبا

قلب خوش ہو گیا جونہی میں نے کہا
مرحبا مرحبا یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرحبا

جب مکاں سے چلے لامکاں کو نبیؐ
انبیاءؑ جتنے تھے سب ہوئے مقتدی
پہنچے جب عرش پر کہے رہا تھا خدا
مرحبا مرحبا یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرحبا

چاند آیا نظر جوں ہی گزرا صفر
آسماں پر پڑی جب سبھوں کی نظر
جتنے سنّی تھے پھر سب نے مل کر کہا
مرحبا مرحبا یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرحبا

رفتہ رفتہ چلا جیسے ہی دن ڈھلا
بارہویں رات کو پھر چراغاں ہوا
صبح صادق ہوئی نعرہ ہر سو لگا
مرحبا مرحبا یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرحبا

آگئے خاک پر جبرائیلِ امیں
حکم دیتا رہا لامکاں کا مکیں
بن کے کعبہ دلہن یہی کہتا رہا
مرحبا مرحبا یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرحبا

جب مژدہ سنا آرہے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سارے طیبہ میں دھوم اسقدر مچ گئی
لب پہ انصار کے آیا بے ساختہ
مرحبا مرحبا یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرحبا

آج چودہ سو چونتیسواں سال ہے
عاشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھو خوشحال ہے
اتنی سردی ہے پھر بھی یہ نعرہ لگا
مرحبا مرحبا یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرحبا

رب کا فرمان ہے رحمتِ دوجہاں
تیری کیا شان ہے رحمتِ دوجہاں
ہوگیا جنّتی جس نے دل سے کہا
مرحبا مرحبا یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرحبا

عرش سے فرش تک روشنی ہوگئی
ظلمتیں دور جاکر کہیں سو گئی
کہے رہا ہے یہی نور کا سلسلہ
مرحبا مرحبا یا نبی ﷺ مرحبا

عاصئِ منتظم پر کرم ہوگیا
جب وہ لکھنے لگا مدحتِ مصطفیٰ ﷺ
ایک مصرع ہوا اور کہنے لگا
مرحبا مرحبا یا نبی ﷺ مرحبا

طیبہ اے خاکِ طیبہ

کیسے بیاں ہو رتبہ خاکِ درِ مدینہ
جنت ہے تیری شیدا خاکِ درِ مدینہ
جب مرضِ لا دوا ہو تجھ سے ہی با خدا ہو
مرکز ہے تو شفاء کا خاکِ درِ مدینہ
شمس و قمر بھی جھک کر بھیجے سلام تجھ پر
چمکا ترا ستارا خاکِ درِ مدینہ

صدقہ حرام کیوں نہ ہو آلِ رسول ﷺ پر
خلقت یہ کائنات کی صدقہ نبی ﷺ کا ہے

مناقبِ اہلِ بیت علیہم السلام

یہ دنیا علیؑ کی ہے جنّت علیؑ کی

بیاں ہم کریں کیسے عظمت علیؑ کی
نہ جانے کوئی جب حقیقت علیؑ کی
شرف مجھ کو بخشا خدا کے کرم نے
بیاں کر رہا ہوں میں سیرت علیؑ کی
رضاؔ، اشرقیؔ، ہو کہ چشتی ہو کوئی
ہے سب سلسلوں پر امامت علیؑ کی
ہو ہاتھوں میں جس کے بھی نہج البلاغہ
اسی کو عطا ہوگی حکمت علیؑ کی
وہی ہے حقیقت میں عاشق نبی ﷺ کا
ہے جس کے بھی دل میں محبت علیؑ کی
یقیں ہے کہ برسے گی بارانِ رحمت
محبت سے کیجے تو مدحت علیؑ کی
میں دنیا کے بارے میں کیوں سوچوں لوگو
مجھے مل گئی ہے جو نسبت علیؑ کی
وہ ہجرت کی شب ہو کہ ہو جنگِ خیبر
عیاں کو بہ کو ہے شجاعت علیؑ کی
خلیفہ ہیں بوبکرؓ، فاروقؓ، عثماںؓ
سلونی سلونی خلافت علیؑ کی

که مولودِ کعبہ کا ذی مرتبہ ہے
خدا کا یہ گھر بھی وراثت علیؑ کی
حرم پاک کوفہ کی مسجد ہے شاہد
ولادت علیؑ کی شہادت علیؑ کی
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے خطابِ وداع میں
ازل سے ابد تک ولایت علیؑ کی
یہاں ذکرِ مولیٰ وہاں ذکرِ مولیٰ
یہ دنیا علیؑ کی ہے جنّت علیؑ کی
قلم رکھ دے عاصیؔ نہیں تیرے بس میں
بیاں کرنا سیرت کو حضرت علیؑ کی

مری آنکھیں ہوئی پُرنم مرے مولا علیؑ حیدر
کرو اب دور میرا غم مرے مولا علیؑ حیدر
مصیبت اس کی ٹل جائے خدا کے فضل احساں سے
جو تیرا نام لے ہر دم مرے مولا علیؑ حیدر
سوائے نام کے تیرے نہیں ہے کچھ سہارا بھی
پکاروں میں تجھے ہر دم مرے مولا علیؑ حیدر
ترے در کے سوا اب کوئی در جچتا نہیں مجھکو
جہاں پر ہے مرا سر خم مرے مولا علیؑ حیدر
مرے مولا ترے عاصیؔ کی بس اتنی تمنّا ہے
ترے در پر ہی نکلے دم مرے مولا علیؑ حیدر

ہر ایک ہم پہ لگتا ہے پردہ علیؑ کا ہے

بتلاؤں کیسے تم کو میں کیا کیا علیؑ کا ہے
مسجد علی کی اور یہ کعبہ علیؑ کا ہے
خواجہ معینِؒ حق نے یہ اعلان کر دیا
دیں است دیں پنا ہے جو بیٹا علیؑ کا ہے
گھبرا کے خود یذید نے دربار میں کہا
زینبؑ جو بولتی ہے وہ لہجہ علیؑ کا ہے
پڑھ کر نماز رب سے جو تم مانگ رہے ہو
سیدھا انعام یافتہ رستہ علیؑ کا ہے
اصغرؓ سا طفل دے دیا اف تک نہیں کیا
دونوں جہاں میں ایسا کلیجہ علیؑ کا ہے
یہ بندگی عظیم عبادت ہے دیکھنا
صدیقؓ نے کہا ہے وہ چہرہ علیؑ کا ہے
دیتی ہے کائنات سلونی کی گواہی
پوچھو جو پوچھتے ہو یہ دعویٰ علیؑ کا ہے
اک بات راز کی میں بتاؤں ذرا سنو
ہر ایک ہم پہ لگتا ہے پردہ علیؑ کا ہے
اکثر یہی تو کہتے ہیں کچھ لوگ دیکھ کر
یہ منتظم موالی ہے بندہ علیؑ کا ہے

دریا اٹھا کے کاسے میں مشکل کشاؑ کے دیکھ

پہلے کمال جا کے درِ اولیا کے دیکھ
پھر اس کے بعد جلوے علی مرتضیٰؑ کے دیکھ
رکھّے گی کائنات کی ہر شئے تجھے عزیز
آلِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق میں سب کچھ لٹا کے دیکھ
رحمت یہ کل جہاں کی سمٹ آئے گی سبھی
حُبِ علیؑ کا دل کو سفینہ بنا کے دیکھ
ہو جائے گی حقیقتیں تجھ پر سبھی عیاں
ہر ایک غیب سے ذرا پردہ اٹھا کے دیکھ
ضربِ علیؑ سے اب بھی لرزتا ملے گا وہ
حیدرؑ کی مار کیسی ہے خیبر کو جا کے دیکھ
تجھ کو علیؑ سے بغض ہے! کیوں؟ یہ بتاؤں میں
تیری خطا نہیں ہے! تو شجرہ اٹھا کے دیکھ
پل بھر میں لے کے آتے ہیں ادنیٰ غلام بھی
دریا اٹھا کے کاسے میں مشکل کشاؑ کے دیکھ
واعظ ذرا تو غور سے پڑھ قولِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
مظہر تمام کون ہیں پرماتما کے دیکھ
عین الیقین کاملِ ایمان ہل اتی
اے منتظمِ یہ معجزے دھرتی پتا کے دیکھ

علیؑ سے بغض ہے جنت کے طلب گار ہیں حد ہے

رہیں منکر مئے حق کے ترے میخوار ہیں حد ہے
علیؑ سے بغض ہے جنت کے طلب گار ہیں حد ہے
سرِ بازار ردا چھین کے زینب کی یہ دیکھو
وہی پھر بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے وفادار ہیں حد ہے
جو نبوت کے زمن عصر میں کلمہ پڑھے چھپ کر
وہی قرآن کی آیت کے قلم کار ہیں حد ہے
جو یتیموں کا غریبوں کا مساکین کا لوٹے
یہ غنیمت کے لٹیرے بھی گھر بار ہیں حد ہے
جو مودّت میں خیانت پہ خیانت کرے ہر دم
وہی سب لوگ شفاعت کے بھی حقدار ہیں حد ہے
جو چھپاتے ہیں حقیقت رہِ حق کی انھیں دیکھو
وہ شریعت کے لئے مرنے کو تیار ہیں حد ہے
لکھے گڑھ کر جو روایت کو کتابوں میں! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ذرا عاصیؔ انھیں دیکھو یہی سالار ہیں حد ہے

آتا ہے لب پہ نام علیؑ ذی وقار کا

کرتا ہوں ذکر جب کبھی غیرِ فرار کا
آتا ہے لب پہ نام علیؑ ذی وقار کا
خندق بَدر اُحد ہو کے خیبر کی جنگ ہو
ضربت علیؑ کی دیکھئے چہرہ فِگار کا
آہٹ علیؑ کی جب سنی خیبر نے یہ کہا
"آیا شبِ فراق میں موسم بہار کا"
نعرہ علیؑ کا دل سے لگا کر تو دیکھئے
خود تخت اور تاج گرے گا شِعار کا
آلِ علیؑ علیؑ کا میں ادنیٰ غلام ہوں
کوئی بھی زور چلتا نہیں ہے فِشار کا
قولِ رسولِ پاک عبادت ہے دیکھنا
ہر ایک امتی پہ علیؑ کے عِذار کا
عاصیؔ کی آرزو ہے خواہش ہے ایک بار
بن جاؤں زائرین علیؑ کے دیار کا

اب کیا دلیل لو گے اس کی بلندیوں کی
اک رات مل گیا ہے جس کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بستر

پیالہ لگالے لب سے تو اک بار علیؑ کا
روحوں پہ راج کرتا ہے مئے خوار علیؑ کا
مجھ کو شفا ملے گی نجف کی زمین پر
لے چل طبیب مجھ کو ہوں بیمار علیؑ کا
ہاتھوں میں اپنے لے لے وہ اسلام کا پرچم
بچپن سے جس کو یاد ہے کردار علیؑ کا

تمہارے در کا طواف کرتی ہے روز رحمت جنابِ زہراؑ
تمہاری چوکھٹ پہ کھیلی کودی پلی امامت جنابِ زہراؑ
یہ کہنے والے کو کیا پتہ ہے کہ کون کس کی طلب کرے گا
تمہارے در پر کنیز بن کر کھڑی ہے جنت جنابِ زہراؑ

تطہیر کی چادر لئے جب آئے گی زہرا سلام اللہ علیہا

میزان و کوثر لئے جب آئے گی زہرا س
آغوش میں اصغرؓ لئے جب آئے گی زہرا س
بتلا نہیں سکتا ہوں میں محشر کا نظارہ
انصاف کا ممبر لئے جب آئے گی زہرا س
تھم جائے گا میزان بھی محشر میں یقیناً
پوشاک لہو تر لئے جب آئے گی زہرا س
ہوگی یہ منادی کہ سبھی نظریں جھکا لو
تطہیر کی چادر لئے جب آئے گی زہرا س
حسنینؑ محمدؐ علیؑ سب ساتھ میں ہوں گے
کُل دین کا مظہر لئے جب آئے گی زہرا س
ہو جائیں گے تعظیم میں سب لوگ کھڑے پھر
کربل سے بہتّر لئے جب آئے گی زہرا س
حیران و پریشان نظر آئیں گے دشمن
ہم سب کا مقدر لئے جب آئے گی زہرا س
شرمندہ کھڑے ہونگے سبھی نظریں جھکا کر
شبیرؑ کا تن سر لئے جب آئے گی زہرا س
چہرے کو چھپا لیں گے سبھی دیکھنا عاصیؔ
امت کے وہ نشتر لئے جب آئے گی زہرا س

تڑپ کر بول اُٹھتی ہے سخاوت فاطمہؑ زہرا

جہاں پر رقص کرتی ہے ولایت فاطمہؑ زہرا
مبارک عاشقوں تم کو ولادت فاطمہؑ زہرا
بیاں کیسے کروں توصیف میں بنتِ پیمبر کی
کرے تعظیم خود اٹھ کر نبوت ﷺ فاطمہؑ زہرا
جہاں میں جب کوئی مسکین کی امداد کرتا ہے
تڑپ کر بول اُٹھتی ہے سخاوت فاطمہؑ زہرا
نہ ثانی ذاتِ طاہر کی نہ ثانی مرتبت کوئی
پنپتی زیرِ سایہ ہے امامت فاطمہؑ زہرا
غمِ شبیرؑ میں بھیگی رہے تا عمر یہ آنکھیں
عطا کر دیجئے ایسی محبت فاطمہؑ زہرا
لٹا دے جو خوشی اپنی غمِ حسنینؑ میں عاصیؔ
کرے گی حشر میں اسکی شفاعت فاطمہؑ زہرا

امہاتِ المسلمینؓ کو اکثر بتولؑ کی
عظمت بتا رہے ہیں پیمبر ﷺ بتولؑ کی
یہ مرتبہ ہے بنت پیمبر ﷺ کا دیکھئے
جائے گی ساتھ خلد میں مادرؓ بتولؑ کی

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیاں کرتے تھے کردار حسن علیہ السلام کا

تاریخ کے اوراق پہ آثار حسن علیہ السلام کا
ہے عدل میں انصاف میں معیار حسن علیہ السلام کا
توصیف بیاں کیسے کروں اپنی زباں سے
سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیاں کرتے تھے کردار حسن علیہ السلام کا
وہ تاج حکومت سبھی خیرات میں دے دے
مشہور سخاوت میں ہے دربار حسن علیہ السلام کا
احسان فراموش ہیں مردود ہیں سارے
جو لوگ چھپاتے یہاں ایثار حسن علیہ السلام کا
تلوار کبھی تیروں کے سائے میں وہ تنہا
دشمن تھا زمانہ مرے سرکار حسن علیہ السلام کا
ظلمت کے اندھیروں میں پکارا جو مدد کو
آیا نہ کوئی سامنے مددگار حسن علیہ السلام کا
معلوم ہے عاصیؔ یہ سبھی اہلِ عمل کو
سرکار کے انوار سا انوار حسن علیہ السلام کا

اجماع ہے نور نور کا صورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی ہے
سیرت ہے فاطمہ ؑ سی شجاعت علی ؑ سی ہے

لبِ تشنہ صداقت کے وہ اختر یاد آتے ہیں
شجاعت کے جو پیکر ہیں وہ اکثر یاد آتے ہیں
جنہیں تاریخ لکھتی ہے بہتّر یاد آتے ہیں
بقائے دین کی خاطر وہ لشکر یاد آتے ہیں
غمِ یعقوبؑ اور ایوبؑ ہے غمِ ابن علی اک سو
کبھی عابدؑ کبھی باقرؑ تو جعفرؑ یاد آتے ہیں
سجا مقتل ہے سر سجدے میں اور رب کی ثنا خوانی
کبھی محراب یاد آئے تو منبر یاد آتے ہیں
صدا اللہ اکبر کی لہو سے جن کے قائم ہے
ہمیں روزہ نمازوں میں وہ گوہر یاد آتے ہیں
کبھی عمران یاد آئے کبھی سلمان یاد آئے
مداحِ مصطفائی کے سخن ور یاد آتے ہیں
نہیں عباس کے جیسا کوئی مختار کے جیسا
شجاعت اور وفا کے وہ گُل تر یاد آتے ہیں
زباں سے جو یہ کہتے تھے وہ خود تحریر ہو جاتا
لوحِ محفوظ میں دیکھے وہ منظر یاد آتے ہیں
شہادت کا ہمیں کچھ غم نہیں ہے مرتبہ اعلیٰ
جو گزری اہلِ ایماں پر وہ نشتر یاد آتے ہیں
ذرا غیرت نہیں آتی کہیں بدعت اسے عاصیؔ
شہدانِ وطن ان کو برابر یاد آتے ہیں

دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہ ہے سایا حسینؑ کا

بتلاؤں کیسے تم کو ہے کیا کیا حسینؑ کا
یہ کربلا نجف بھی مدینہ حسینؑ کا
پیارے نبی عطا کرو صدقہ حسینؑ کا
دل میں ہو میرے یا نبی جذبہ حسینؑ کا
کوئی بھی چال اب نہ چلے گی یذیدیوں
دینِ محمدی پہ ہے سایا حسینؑ کا
محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوی یہ حدیث ہے
قبلہ مرا حسینؑ میں قبلہ حسینؑ کا
رو رو کے کہہ رہے تھے ملک حور و کائنات
اصغرؑ شہید ہو گیا پیاسہ حسینؑ کا
اسلام کی بقا کے لئے دہر میں سبھی
قربان نانا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہوا کنبہ حسینؑ کا
عاصیؔ حرام نار اسی دن سے ہو گئی
جس دن سے تو ہوا ہے دِوانہ حسینؑ کا

شمس و قمر ستاروں کو ہے غم حسینؑ کا
یعنی فصیلِ دین سے ماتم حسینؑ کا
عباسؓ نامدار کا نعرہ تھا رن میں یہ
ہے جان یہ حسینؑ کی دم دم حسینؑ کا

شیدا ہے خود خدا بھی لالِ بتولؑ کا
جانے نہ مرتبہ کوئی آلِ رسول ﷺ کا
دینِ رسول ﷺ بچایا ہے ظلمت کو جھیل کر
سجدے میں تشنہ سر کٹا مولا کے پھول کا

مل جائیں گے خدائی، نبوت کے دعویدار
اس پوری کائنات میں بس اک حسین ہے

پڑ گیا جس پل زمیں پر نقشِ پا عباسؓ کا
ہوگیا عاشق اسی پل کربلا عباسؓ کا
گر بنانا چاہتے ہو تم وفادارِ نبی ﷺ
اپنے بچوں کو سناؤ واقعہ عباسؓ کا
نہ مٹے تھے نہ مٹینگے پنجتنؑ والے یہاں
حشر تک جاری رہے گا سلسلہ عباسؓ کا
جو مٹاتے ہیں حقیقت کربلا کی حشر میں
کیا وہ کر پائیں گے سارے سامنا عباسؓ کا

سرکارِ دو جہان سے رشتہ ابوطالبؓ کا ہے

چکر لگا رہے ہو کیوں؟ کعبہ ابوطالبؓ کا ہے
پیدا ہوا ہے اس میں جو بیٹا ابوطالبؓ کا ہے
رشتوں کو جوڑنے میں تو مشغول ہو بہت
سرکارِ دو جہان سے رشتہ ابوطالبؓ کا ہے
سب لوٹنے میں رہے گئے دینِ متین کو
اسلام کو جو بخشے وہ کنبہ ابوطالبؓ کا ہے
خواجہ کے نام سے جو بھی مشہور ہے یہاں
آلِ ابوطالب ہے یا منگتا ابوطالبؓ کا ہے
عاصیؔ ہے خوش نصیب کے کہتے یہ عدو
ولیوں کا یہ اسیر ہے شیدا ابوطالبؓ کا ہے

نعتِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیوان کون ہے

تاریخ اٹھا کے دیکھ لے عمران کون ہے
وقتِ نکاح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ک مسلمان کون ہے
جاکر کے کوئی کعبے کے نزدیک دیکھ لے
وقتِ صلاۃ حافظِ ایمان کون ہے
سینے سے لگا کر کے جو رکھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
قسمت کا دھنی کون ہے ذیشان کون ہے
کفّار کبھی نظریں اٹھا کر کے نہ دیکھے
وہ جس کا خوف رکھتے تھے انسان کون ہے
غم میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنسوں نکل پڑے
واعظ بتا کہ صاحبِ ایمان کون ہے
اعلانِ حق سے پہلے اے عاصیؔ تو دیکھ لے
نعتِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیوان کون ہے

چوکھٹ پہ بزرگوں کی ایماں کا دفینہ ہے
ہونا ہو تونگر تو رکھ دے تو جبیں اپنی

مناقبِ اولیاء اللہ

خواجہ معین الدین حسنؒ

دیوانوں کا کعبہ ہے روضہ مرے خواجہؒ کا
ایمان ہمارا ہے صدقہ مرے خواجہؒ کا
عثمانؒ کے دلبر کی کیا شان نرالی ہے
شاہوں سے بھی اعلیٰ ہے منگتا مرے خواجہؒ کا

اپنا بڑھا رہے ہیں وہ میعار ہند سے
سرشار ہو رہے ہیں جو مئے خوار ہند سے
دے کر لقب معین کا بھیجا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے
روشن ہوا ہے دین مدد گار ہند سے
آتی ہے بوئے حق مجھے کہتے رہے سدا
چمکے گا دینِ حق مرا سرکار ہند سے
سنجر سے بن کے جائے گا قاصد مرا جس دم
بڑھ جائے گا یہ دین کا میعار ہند سے
شب روز بڑھ رہا ہے مرا مرض اے عاصیؔ
پہنچوں گا کب مدینہ میں بیمار ہند سے

اے دین حق کے گوہر خواجہؒ سلام لے لو
ایمان کے گل تر خواجہؒ سلام لے لو
دم سے تمہارے جاری توحید کی صدائیں
اے مومنوں کے رہبر خواجہؒ سلام لے لو
بولی یہ مسجدوں نے محراب منبروں نے
اے دیں کے ماہ و اختر خواجہؒ سلام لے لو
محبوبِ کبریا نے بھیجا سلام تم پر
اے ہند کے مقدّر خواجہؒ سلام لے لو
تمری عنایتوں کا ہر سو ہے بول بالا
اے مفلسوں کے یاور خواجہؒ سلام لے لو
بولے جبین رکھ کر چوکھٹ پہ تمری عاصیؔ
اے پنجتن کے انور خواجہؒ سلام لے لو

ماہِ رجّب آ گیا

اے دِوانوں جھومو گاؤ ماہِ رجّب آ گیا
فیض و رحمت کا سخاوت کا ستارا چھا گیا
لے کے اپنی خالی جھولی پھر چلو دربار میں
صدقہ آلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو گیا وہ پا گیا

انداز صابرانہ صابرؒ پیا تمہارا

اعلیٰ ہے آستانہ صابرؒ پیا تمہارا
ہر کوئی ہے دِوانہ صابرؒ پیا تمہارا
منگتوں کی بھیڑ میں ہیں شاہو گدا سکندر
دربار مخلصانہ صابرؒ پیا تمہارا
بن کر جلال رحمت رُخ پر اتر کے آئی
کیا خوب مسکرانا صابرؒ پیا تمہارا
راحت سکون دولت شہرت بھی اور عزّت
منگتا ہے یہ زمانہ صابرؒ پیا تمہارا
مجذوب اور ولی بھی سارے قطب قلندر
گاتے ہیں سب ترانہ صابرؒ پیا تمہارا
شجرہ نسب ہے اعلیٰ ہر سو ہے بول بالا
پنجتنی ہے گھرانہ صابرؒ پیا تمہارا
عاصیؔ کو دے دو صدقہ صبر و رضا کا آقا
انداز صابرانہ صابرؒ پیا تمہارا

رستہ بتا رہے ہیں مخدوم شاہِ سمناں

جاؤ بلا رہے ہیں مخدوم شاہِ سمناںؒ
جنت دلا رہے ہیں مخدوم شاہِ سمناںؒ
ہر روز لمحہ لمحہ مقصودِ کُل جہاں کا
صدقہ لٹا رہے ہیں مخدوم شاہِ سمناں
پیارے نبی ﷺ کے دلبر مولیٰ علیؑ کے پیارے
وحدت پلا رہے ہیں مخدوم شاہِ سمناںؒ
بھٹکے ہوؤں کو در سے گمراہ و کافروں کو
رستہ بتا رہے ہیں مخدوم شاہِ سمناںؒ
انگلی پکڑ کے بت کو جاؤ بلا کے لاؤ
کلمہ پڑھا رہے ہیں مخدوم شاہِ سمناںؒ
فیضان اس چمن کا یعنی کہ پنجتنؑ کا
پل پل لٹا رہے ہیں مخدوم شاہِ سمناںؒ
جاؤ کچھوچھہ جاکر دیکھو وہاں پہ عاصیؔ
نعرہ لگا رہے ہیں مخدوم شاہِ سمناں

ہم فقیروں کو فقیری کا نشہ رہتا ہے
ورنہ کیا شہر میں شجرہ نہیں بدلا جاتا

گاتے ہوئے ترانہ شہ دادؒ چشتی تیرا

ہر کوئی ہے دِوانہ شہ دادؒ چشتی تیرا
اعلیٰ ہے آستانہ شہ دادؒ چشتی تیرا

بے آل آئے در پر لے کر مراد اپنی
آئے سنانے دل کی سب ہی رُداد اپنی
محتاج ہے زمانہ شہ دادؒ چشتی تیرا

پھولوں کی ڈال لے کر روضے پہ آئے تیری
قرآں کی آیتوں سے چادر سجائے تیری
گاتے ہوئے ترانہ شہ دادؒ چشتی تیرا

سہرے میں ہے لگائی کلیاں گلاب چمپا
اس پر عقیدتوں کا آنکھیں جبین تحفہ
لے کر چلے زمانہ شہ دادؒ چشتی تیرا

در سے سوالی تیرے فیضان پا رہے ہیں
شاہ و گدا بھکاری سلطان پا رہے ہیں
رحمت کا شامیانہ شہ دادؒ چشتی تیرا

مری سانس سانس میں ہے تو مری شاعری میں کلام میں

کبھی اے غلام نبیؐ مرے نظر آ خوابِ غلام میں
تری یاد تیرا خیال ہی مری صبح میں مری شام میں
تری نعمتیں تری رحمتیں تری برکتوں کو جو پا لیا
وہ دِوانہ کرتا ہے ہر جگہ ترا ذکر خاص میں عام میں
کیا یہی ہے کفر کی منزلیں کیا مقامِ عشقِ جنون ہے
ترا جلوہ میری نماز میں تھا رکوع سجود و قیام میں
کبھی تشنہ لب پہ تو ہی رہا کبھی دھڑکنوں میں بسا رہا
ہے نفس نفس میں مرے تو ہی تو مری نظم میں ہے نظام میں
مجھے خود پہ کتنا غرور ہے تری نسبتی کا سرور ہے
مری دھڑکنوں میں تو ہی بسا تو عیاں ہے میرے کلام میں
ہے مری متاعِ حیات یہ کہ مجھے تو نے اپنا بنا لیا
کوئی آرزو کہاں اب رہی نہ طلب بچی ہے غلام میں

میرا تو دہر و حرم ہے ترا ہی در مرشد

مجھے عطا ہو ترے در کا کچھ اثر مرشد
کرم پہ بھی ہے کرم تیرا خوب تر مرشد

بتاؤں کیسے بھلا لفظ ہی نہیں کوئی
ہے چشم تیری کریمانا کسقدر مرشد

طلب نہیں ہے نہ کوئی ہے آرزو خواہش
میرا تو دہر و حرم ہے ترا ہی در مرشد

حریمِ ناز ہی کعبہ ہے میرا بت خانہ
میں چھوڑ کر کروں سجدہ اسے کدھر مرشد

نگاہِ شوق جوں ڈالی ادا ہوئی میری
وہ فجر عصر عشاء مغرب و ظہر مرشد

رکھیں ہیں تیغ پہ سر تاج چھوڑ کر اپنے
یہاں پہ دید کی خواہش لئے بشر مرشد

کہ بند آنکھوں سے دیکھا خدا نبی حیدر
مقامِ عشق سے آگے ہے رہِ گذر مرشد

دیوانہ پھرتا ہے گلیوں میں تیری یوں عاصیؔ
ادب سے جھومتے گاتے ادھر ادھر مرشد

میں طالبِ پیمانہ و مئے خانہ ہوں تیرا

تو اپنا بنالے سگِ کا شانہ ہوں تیرا
پروانہ ہوں تیرا میں تو دیوانہ ہوں تیرا
جلتا ہوں تڑپتا ہوں مچلتا ہوں میں پھر بھی
تیرا طواف کرتا ہوں پروانہ ہوں تیرا
مطلب نہیں ہے دنیا سے ناہ کوئی غرض ہے
ٹکڑوں پہ ترے پلتا ہوں دیوانہ ہوں تیرا
اک بوند کی تڑپ لئے در پہ میں کھڑا ہوں
میں طالبِ پیمانہ و مئے خانہ ہوں تیرا
بن کے میں ترے در کا گدا گر ہی رہوں گا
دنیا نہ کہے مجھ کو کہ بیگانہ تیرا
ایسی شراب گھول کے تو مجھ کو پلا دے
میں مست رہوں ہر گھڑی مستانہ ہوں تیر
قدرت میں تری عاصیؔ کو وہ شرف عطا ہے
تو کاملِ تسبیح ہے تو اک دانہ ہوں تیرا

وقتِ نزع نگاہوں میں تصویرِ علیؑ ہو
یارب مری زبان پہ بس ذکرِ جلی ہو
سو جاؤں گا سکون سے جا کر لحد میں، میں
آنکھیں کھلے تو سامنے مولاؑ کی گلی ہو

چھوڑ دنیا تجھے دنیا کی ضرورت کیا ہے

یہ شریعت یہ طریقت یہ معرفت کیا ہے
پاس آؤ گے تو دیکھو گے حقیقت کیا ہے
جتنے مئے خوار ہیں مئے کد میں پوچھو
جامِ وحدت میں یہ بتلائیں گے لذّت کیا ہے
غوث و خواجہ کی نہ کر بات تو ہر گز واعظ
منکرِ بزمِ سماع ہے تجھے نسبت کیا ہے
ہوش رہتا ہے عبادت میں ریاضت میں تجھے
جا کے مجنوں سے ذرا پوچھ محبّت کیا ہے
قادری چشتی نظامی ہے اگر اہلِ طریق
چھوڑ دنیا تجھے دنیا کی ضرورت کیا ہے
حق کی دہلیز پہ رکھا ہی نہیں تونے قدم
عالمِ روم سے جا پوچھ کہ بیعت کیا ہے
پیر کا ید ہی یداللہ ہے یہ قرآن کہے
سورہ فتح کی پڑھو دسویں کہ آیت کیا ہے
میرے مرشد نے عطا کی ہے وہ دولت مجھکو
تخت قدموں میں پڑے ہیں تو حکومت کیا ہے
چھوڑ کر راہِ خدا دولت و شہرت ہے بہت
قاتلِ دنیا جو دیتی ہے وہ عزّت کیا ہے

تری یہ رحمت تری یہ نعمت بیان کرنے غلام آیا

نسیمِ صبح ہوئی بشارت میں آقا تیرا پیام آیا
کھلی جو آنکھیں خوشی سے میری تو لب پہ تیرا ہی نام آیا
تو میری دولت تو میری یافت تو ہی عبادت تو ہی ریاضت
تو ہی تصوّر میں میرے آقا ہمیشہ بن کر امام آیا
تری فضیلت تری سخاوت تری اطاعت تری ولایت
تری یہ رحمت تری یہ نعمت بیان کرنے غلام آیا
تری فصاحت تری یہ چاہت تری شجاعت تری قناعت
تری یہ قدرت سے میرے آقا مری ہی قسمت انعام آیا
تری شریعت تری طریقت تری حقیقت تری معرفت
اسی پہ چلتے رہا تھا عاصیؔ تو دیکھا سدرئ مقام آیا

رحمت برس رہی ہے مرشد نگر میں آج

اک نور کا ہے ہالہ شام و سحر میں آج
رحمت برس رہی ہے مرشد نگر میں آج

خواجہ حسنؒ بھی آئے آئے شہیدِ ملّتؒ
صدقہ لئے علی کا آئے میاں لیاقتؒ
منظر ہے کتنا پیارا ہر سو نظر میں آج
رحمت برس رہی ہے مرشد نگر میں آج

آئے ہیں اولیاء بھی آئے ہیں اصفیاء بھی
حسنینؑ فاطمہؑ بھی سردار الانبیاءؐ بھی
پائیں گے اب مرادیں سب مختصر میں آج
رحمت برس رہی ہے مرشد نگر میں آج

اب رقص کر رہے ہیں علماء فقیر مل کر
آئے بدھائی دینے روشن ضمیر مل کر
ایماں کا ہے تقاضا زیر و زبر میں آج
رحمت برس رہی ہے مرشد نگر میں آج

سلطان الاولیاءؒ کی شادی رچی ہوئی ہے
تاروں سے قمقموں سے گلیاں سجی ہوئی ہے
اک جشن کا ہے منظر شمس و قمر میں آج
رحمت برس رہی ہے مرشد نگر میں آج

خواجہ پیاؒ بھی آئے صابر پیا بھی آئے
کل اولیاء کو لیکر غوث الوریٰؒ بھی آئے
اترے ہیں حور و غِلماں میرے شہر میں آج
رحمت برس رہی ہے مرشد نگر میں آج

سایہ فگن ہیں ہم پر منے میاںؒ ہمارے
آکر شہیدِ ملّتؒ دیتے ہیں یہ اشارے
خواجہ حسنؒ کا جلوہ ہر سو نظر میں آج
رحمت برس رہی ہے مرشد نگر میں آج

مخدوم آگئے ہیں خادم بھی آ گئے ہیں
منگتے بھی آگئے ہیں قاسم بھی آ گئے ہیں
خوشیوں کا ہے نظارہ ہر سو نظر میں آج
رحمت برس رہی ہے مرشد نگر میں آج

شاہوں کی بھیڑ دیکھو کیسے لگی ہوئی ہے
کل اولیاء کی محفل دیکھو سجی ہوئی ہے
رحمت برس رہی ہے عاصیؔ کے گھر میں آج
رحمت برس رہی ہے مرشد نگر میں آج

غزل

تو ہی مرض کی وجہ ہے تو ہی مرض کی دوا ہے
مرے دل کا کونا کونا تیری یاد سے بسا ہے
مرے یار تو غنی ہے میرے یار تو صمد ہے
مری جس قدر خطا ہے تیری اس قدر عطا ہے
ترے قدموں سے جو لپٹی ہے غبار جانِ جاناں
وہی سرمہ نور بن کر میری آنکھ میں لگا ہے
مجھے کیا شرابِ دنیا بہکا سکے گی لوگو
میں نے یار کی نظر سے تو شراب پی لیا ہے
کیوں پھروں میں در بدر اب کیا طلب مجھے جہاں سے
ترے در کی یہ گدائی دو جہان سے سوا ہے
مری کشتی دیکھ کر خود طوفاں نے سر جھکایا
مری کشتی کی جبیں پر لکھا نام یار کا ہے
تری یاد ہی سے روشن شمع زندگی کی میری
تری یاد ہی سے عاصیؔ کی زندگی بقا ہے

چلو بھینسوڑی دربار

خیرات سے ولیوں مری نسلیں پلے گی
چلو بھیسوڑی دربار وہاں جھولی بھرے گی

در در کیوں بھٹکتے ہو آجاؤ دیوانوں
ولیوں کا زمانہ ہے چھا جاؤ دیوانوں
مشکل میں پڑی مشکل مشکل میں پڑے گی

بٹتا ہے یہاں صدقہ مرے مولا علیؑ کا
جاری ہے یہاں چشمہ ہاں آلِ نبی ﷺ کا
کربل کے جیالوں کی خیرات بٹے گی

یہ بابِ سخاوت ہے یہاں دنیا پلی ہے
مہتاب ستاروں کی اک شمع جلی ہے
سوکھی ہوئی کلیاں اک دم سے کھلے گی

دہلیز ولایت پر رحمت کا خزانہ
یہاں سر کو جھکاتا ہے سارا ہی زمانہ
مٹی بھی یہاں سونا ہیروں میں چلے گی

خوشبو سے معطّر ہے ذرّہ بھی جہاں پر
سوغات لئے کلیاں آئی ہیں یہاں پر
پھولوں کی مہک آؤ یا سب کو ملے گی

آتے ہیں یہاں سلطاں وہ بھی بنے منگتے
نعلین کو ولیوں کی سر پر ہیں یہ رکھتے
محتاج حکومت بھی اس در سے چلے گی

سرکار غلامی میں کہتا ہے یہ عاصیؔ
سب روکڑا ملتا ہے کچھ بھی نہیں باقی
رک جاؤ سبھی لوگوں خیرات بٹے گی

چادر

جگ جگمگا رہا ہے ہر کوئی گا رہا ہے
فیض و کرم کی باتیں سب کو سنا رہا ہے
کلیاں چٹک چٹک کر سب کو بتا رہی ہے
ہر گل مہک مہک کر خوشبو بتا رہا ہے
خواجہ حسنؒ ہمارے دولھا بنے ہوئے ہیں

مجذوب اور ولی بھی غوث و قطب بھی آئے
حسنی حسینی چشتی رنگ اپنے ساتھ لائے
اترا ہے آستاں پر رحمت کا قافلہ بھی
لنگر کو لوٹ کر اب شاہو گدا بھی کھائے
خواجہ حسنؒ ہمارے دولھا بنے ہوئے ہیں

عنبر کی آ رہی ہے مشکی لٹا رہی ہے
آنگن سے تیرے خوشبو صندل کی آ رہی ہے
صدقہ چمیلی چمپا اور موگرا گلابو
پا کر ترے ہی در سے خوشبو لٹا رہی ہے
خوجہ حسنؒ ہمارے دولھا بنے ہوئے ہیں

میلہ لگا ہوا ہے آنگن میں تیرے خواجہ
شاہو گدا بھی آئے دامن میں تیرے خواجہ
حل ہوگی سب کی مشکل ٹل جائے گی مصیبت
گاتے ہیں سب ترانہ من من میں تیرے خواجہ
خواجہ حسن ہمارے دولھا بنے ہوئے ہیں

گرتے سنبھل رہے ہیں گھر سے نکل رہے ہیں
چادر کو سر پہ لے کر قسمت بدل رہے ہیں
ابدال بن رہے ہیں کوئی قطب قلندر
قدموں کو بوسہ دے کر کتنا مچل رہے ہیں
خواجہ حسن ہمارے دولھا بنے ہوئے ہیں

ہوگی مراد پوری ہر ایک آرزو بھی
ہوجائے گی مکمل وحدت کی جستجو بھی
اب پنجتن کا صدقہ خواجہ ہمیں بھی دے دو
عاصی کو تیرے در کا مل جائے گر صبو بھی
خواجہ حسنؒ ہمارے دولھا بنے ہوئے ہیں

چادر کا کونا کونا قُل سے سجا ہوا ہے
اور نامِ پنجتنؓ بھی اس پر لکھا ہوا ہے
یٰسٓ وطٰہٰ کے رنگ اس میں جھلک رہے ہیں
رنگِ معین و صابر اس پر چڑھا ہوا ہے
خواجہ حسن ہمارے دولھا بنے ہوئے ہیں

صدیقؓ اور عمرؓ بھی عثمان اور علیؑ بھی
خواجہ اویس قرنیؓ کے مع بلال حبشیؓ
سلمان فارسیؓ کے جابرؓ بھی ساتھ آئے
طیبہ سے پھول لائے، لائے ہیں یہ کلی بھی
خواجہ حسن ہمارے دولھا بنے ہوئے ہیں

آئی بہارِ طیبہ رونق بڑھانے تیری
سارے دِوانے آئے چادر چڑھانے تیری
منظر ہے پیارا پیارا کیا خوب ہے نظارہ
مستان آ گئے ہیں چندری اڑھانے تیری
خواجہ حسن ہمارے دولھا بنے ہوئے ہیں

آئے چہرے میں تیرے نظر کبریا وہ حبیبِ خداؐ وہ علیؑ مرتضیٰ
دیکھوں حسنینؑ تجھ میں کبھی فاطمہؑ یعنی غوث الوریؓ اور خواجہؒ پیا

میرا مرشد علیؑ ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے خدا

اسکی گلیوں میں ہر دم میں گھوما کروں اسکی خاکِ قدم کو میں چوما کروں
اسکی نسبت ملی ہے تو غم کیا کروں اسکے نقشِ قدم پہ میں سجدہ کروں

میرا مرشد علیؑ ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے خدا

در پہ آیا ہے اسکے بھٹکتا ہوا ہنس رہا ہے جو آیا بلکتا ہو
پونچھ کر آنسو در سے نکلتا ہوا جھومتا جارہا ہے وہ کہتا ہوا

میرا مرشد علیؑ ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے خدا

لاکھ غلطی کروں وہ مُروّت کرے ناز اُس کی ادا پہ طریقت کرے
جسکے در کی حفاظت حقیقت کرے جس نعلین دل پر حکومت کرے

میرا مرشد علیؑ ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے خدا

اسکا چرچا جہاں ہے وہاں میں کروں اسکی مدحت ہے جنت بیاں میں کروں
اسکی سیرت کو کیسے بیاں میں کروں اسکے جلووں کو کیسے عیاں میں کروں

میرا مرشد علیؑ ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے خدا

عرش پہ جسکی باتوں کو وہ بھی کرے جسکے در کا ادب سارے قدسی کرے
مرشدی مرشدی مرشدی ہی کرے یہ وظیفہ نمازوں میں عاصیؔ کرے

میرا مرشد علیؑ ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے خدا

سہرا

خلدِ بریں کے پھول سجیں ہیں
سہرے میں طیبہ کے گُل بھی لگے ہیں
ولیوں کے ہاتھوں سے یہ جو پھلے ہیں
آج منّے میاں مرے دولھا بنے ہیں

آتے ہیں ننگے پیر یہاں بادشاہ بھی
فیضانِ پنجتنؑ کے لئے آئے ہیں سبھی
رکتی نہیں نگاہیں ترے آستانے پر
گنبد پہ پھر رہی ہے تو مینار پر کبھی

آج منّے میاں۔۔۔

ہے آج عرس ان کا وہ جلوہ دکھائیں گے
حسنینؓ فاطمہؓ کا وہ صدقہ لٹائیں گے
نظریں جھکا کے سارے ادب سے کھڑے رہو
روضے سے دیکھنا وہ نکل کر کے آئیں گے

آج منّے میاں۔۔۔

مہتاب میں چمک ہے ستاروں میں روشنی
چلتی ہوئی ہواؤں میں ان کی ہے نغمگی
سارے چرندے اور پرندوں کے لب پہ ہے
کلیوں کا مسکرانا وہ پھولوں کی تازگی

آج منّے میاں۔۔۔

شبیرؑ آئے ساتھ میں شہدائے کربلا
زہراء حسن کے ساتھ میں آئے ہیں مرتضیٰ
پیارے نبی کے ساتھ میں اصحاب آئے ہیں
شادی رچانے آیا ہے ولیوں کا قافلہ
آج منےؔ میاں۔۔۔

غوث الوریٰؒ مدینے سے گُل چن کے لائے ہیں
سہرے کو ساتھ میں لئے خواجہؒ بھی آئے ہیں
بابا فریدؒ آئے ہیں صابرؒ بھی آئے ہیں
ولیوں کا ہم نے ہاتھ میں جھنڈا اٹھائے ہیں
آج منےؔ میاں۔۔۔

مولا علیؑ نے بڑھ کے عمامہ سجا دیا
آنکھوں میں فاطمہؑ نے بھی سرمہ لگا دیا
باندھا نبی ﷺ نے سہرا تو حسنینؑ پاک نے
نانا ﷺ کے حکم سے انہیں دولھا بنا دیا
آج منےؔ میاں۔۔۔

روضے پہ ان کے دیتی ہے یہ دھوپ سائباں
رحمت لٹ رہے ہیں فرشتے بھی غائباں
چوکھٹ کا ذرہ ذرہ یہاں آفتاب ہے
پھوٹے کلس سے کرنیں تو لگتی ہے کہکشاں
آج منے میاں۔۔۔

شاہو گدا بھی آئے ہیں آئے ہیں سکندر
دریا بدھائی دیتا ہے دیتا ہے سمندر
دادا حیاتؒ لعلؒ شاہ اور رابعہؒ بصری
بوئے علیؒ کے ساتھ میں آئے ہیں قلندر
آج منتے میاں ۔۔۔

مذہب نہیں ہے کوئی بھی پرچار میں ترے
شاہو گدا بھی آئے طلب گار میں ترے
ہندو عیسائی سِکھ بھی مسلمان آئے ہیں
یک جہتی کا پرچم لئے دربار میں ترے
آج منتے میاں ۔۔۔

خواجہ حسنؒ لٹاتے ہیں فیضِ ابوالعلاء
آئے عزیزؒ ساتھ میں آئے ہیں اصفیاء
شمسو میاں کے دامن شفقت کا فیض ہے
گاتا ہے جھوم جھوم کے سارا ہی سلسلہ
آج منتے میاں۔۔۔

خواہش رہی نہ باقی تمنّا رہی کوئی
سرکار نے جگائی ہے قسمت مری سوئی
مطلب نہیں ہے جہان سے عاصیؔ مجھے ذرا
پرشان حال ہے مرا تیرے سوا کوئی
آج منتے میاں ۔۔۔

ہر سمت بٹ رہا ہے صدقہ ابوالعلائی

غفلت کی نیند میں تھا آواز دی سنائی
ہر سمت بٹ رہا ہے صدقہ ابوالعلائی

خواجہ حسنؒ کے در سے سب فیض پا رہے ہیں
خوجہ عزیز ہم پر رحمت لٹا رہے ہیں
منّے میاں ہمارے وحدت پلا رہے ہیں
بھینسوڑی کی زمیں پر دیگا یہی سنائی

ہر سمت بٹ رہا ہے صدقہ ابوالعلائی

خادم کو دی بشارت دربار میں بلائے
سینے سے لعل اپنے ہاتھوں سے خود اٹھائے
سید ابوالعلاء کو دامن میں پھر چھپائے
خواجہ پیا نے انکو کیا خوب ہے پلائی

ہر سمت بٹ رہا ہے صدقہ ابوالعلائی

لے کر غلامی انکی آزاد ہوگیا ہوں
برسوں سے تھا میں اجڑا آباد ہوگیا ہوں
آفت بلا میں الجھا میں شاد ہوگیا ہوں
رکھتے ہی تاج سر پر آواز دل سے آئی

ہر سمت بٹ رہا ہے صدقہ ابوالعلائی

آپ کے در سے ملی ہدایت منّے میاں سرکارؒ

پیر کی عظمت پیر کی خدمت منّے میاں سرکارؒ
ہم کو سکھا دو کرنی اطاعت منّے میاں سرکارؒ
خواجہ حسنؒ کے فیض کا دریا لے کر اپنے ساتھ
آئے لٹانے ہم پر رحمت منّے میاں سرکارؒ
قادری چشتی ابوالعلائی فیض سے مالا مال کرو
لاڈلے پیارے شہیدِ ملتؒ منّے میاں سرکارؒ
دہر میں کتنے بھٹکے ہوؤں کو کتنے شرابی چوروں کو
آپ کے در سے ملی ہدایت منّے میاں سرکارؒ
آپ کے لب سے لب کو چھوکر جو بھی لفظ نکلتے ہیں
کبھی سنی نہ ایسی فصاحت منّے میاں سرکارؒ
رنگِ شریعت رنگِ طریقت رنگِ نبی ﷺ ہے رنگِ علیؑ
ہم پر کھولو رازِ حقیقت منّے میاں سرکارؒ
آئی مصیبت لب پر آیا ٹلتے نہ کچھ دیر لگی
آپ کا اسمِ پاک لیاقت منّے میاں سرکارؒ
صوفی شمس الدین میاں کے ہم سارے ہی مریدوں پر
ڈالو اپنی نظرِ عنایت منّے میاں سرکارؒ
کتنے عاصی رب سے ملے ہیں آپ کی راہِ طریقت سے
آپ شریعت آپ طریقت منّے میاں سرکارؒ

،،تصور میں ابھی سرکار شمس الدین آئے ہیں،،

مناؤ سب کے سب تہوار شمس الدینؒ آئے ہیں
اکیلے ہی نہیں گھر بار شمس الدینؒ آئے ہیں
خودی کو بیچنے آؤ سبھی اب چھوڑ کر سامان
خریدی کیلئے بازار شمس الدینؒ آئے ہیں
چلو ہم بھی سنور آئیں سہانا خوب موسم ہے
بہاروں نے کیا سنگھار شمس الدینؒ آئے ہیں
ابھی ان پر نصیحت کا اثر کچھ بھی نہیں ہو گا
،،تصور میں ابھی سرکار شمس الدینؒ آئے ہیں،،
بتاؤ راز کھلنے کا جو پوچھا پھول کلیوں سے
کیا گلشن نے یہ اظہار شمس الدینؒ آئے ہیں
کیا اعلان گلیوں میں محلوں میں دوانوں نے
شفا پائیں گے اب بیمار شمس الدینؒ آئے ہیں
یہ گھبرائے پریشانوں کو جاؤ جا کے بتلاؤ
مصیبت ہوگی اب لاچار شمس الدینؒ آئے ہیں
کیا محسوس دوانوں نے نظر والوں نے دیکھا ہے
جسے کرنا کرے انکار شمس الدینؒ آئے ہیں
مرے احباب خوش میں خوش مجھے کیا فرق پڑتا ہے
جلیں گر تو جلیں اغیار شمس الدینؒ آئے ہیں

مرے اپنوں کہاں پر ہو ذرا جلدی سے لے آؤ
مہکتے پھولوں کے تم ہار شمس الدینؒ آئے ہیں
یہاں بیٹھے ہیں جتنے سب کے چہروں سے یہ ظاہر ہے
گرے گی بغض کی دیوار شمس الدینؒ آئے ہیں
ہوائیں رقص کرتی ہیں چمن میں گیت گاتے ہیں
یہ پودے پھول کلی اشجار شمس الدینؒ آئے ہیں
جو کچھ بھی ہے جھولی میں وہ گھر اپنے الٹ آؤ
بھریں گے جھولیاں داتار شمس الدینؒ آئے ہیں
ضرورت ہی نہیں کس کو خبر دینے کی خود عاصیؔ
معطّر ہوگیا دربار شمس الدینؒ آئے ہیں

خوب تر سب جان کر فرمان شمس الدین کا
ہے مریدوں پر کھلا جزدان شمس الدین کا
اپنا سرکارِ دو عالم نے کہا ہے خود جسے
مہ ولادت خوب ہے شعبان شمس الدین کا
سن کے اپنی شان و شوکت کے فسانے کو بکو
خود گدا بھی آج ہے حیران شمس الدین کا
چھیڑ کر روضے پہ ان کے دیکھنا ذکرِ علی
خود پتا چل جائے گا ایمان شمس الدین کا

میاں نے سب کو بلایا ہے بابا کا میلہ آیا ہے

جو راز چھپ گیا ہے چھپانا ہی پڑے گا
آنکھیں ہیں نم سبھی کی بتانا ہی پڑے گا
چوکھٹ کو آج چھوڑ کے نہ کوئی جائے گا
پردہ نشیں کو پردہ اٹھانا ہی پڑے گا

عرس ہے آیا شمسوؒ میاں کا ہر سو رحمت چھائی
میاں کی الفت اور محبت سب کھینچ کے لائی
سارے خلیفہ اور مریدوں کی جھوم کے ٹولی آئی
چمک رہے ہس کتنے دیکھو تاجِ ابوالعلائی
میاں نے سب کو بلایا ہے بابا کا میلہ آیا ہے

سر پہ ہے چادر ہاتھ میں جھنڈا جھومتے ہیں مستانے
نعرہ لگاتے پیر کا اپنے آئے سب دیوانے
مست ملنگ ہیں سارے دیکھو ڈولتے مستی میں

آیا ہے دیکھو چاٹ گام سے پیغامِ جہانگیری
عبدالحیؒ کا نبی رضاؒ سے ملی ہے دستگیری
شاہِ عنایتؒ کی ہے عنایت لوٹ لو مستی میں

خواجہ حسنؒ کا فیض ہے جاری شمسوؒ میاں کے در سے
شہیدِ ملّتؒ بانٹ رہے ہیں دونو ہاتھ بھر بھر کے
خوجہ لیاقتؒ منّے میاں کی روشنی بستی میں

نظریں کرم ہے خاص یہ کس کی آؤ بتاتا ہوں میں
اللہ رکھاؒ میاں کی دھڑکن آؤ سناتا ہوں میں
فدائے مرشد ھوالعزیزی تازگی ہستی میں

جاوید حسن کا فیض روحانی سایا ہے نورانی
سارے اہلِ محفل پائیں خوب ہے یہ تابانی
رنگِ شریعت رنگِ طریقت دیکھ لو ہستی میں

مدینے والے نجف کے شاہا حسنین کی الفت پائی
خاتونِ جنت فاطمہؓ زہرا پنجتنیؑ چادر چھائی
غوث ملے ہیں خواجہ ملے ہیں پیر پرستی میں

تقدیر ہے اعلیٰ عاصیؔ تیری خوب ہے قسمت والا
ہردم لکھتا نعت و مناقب جپتا پیر کی مالا
عشق و محبت چڑھا کے سر پر بیٹھا ہے کشتی میں

یہ ہے سرکار کی نظر مرے سرکار کی نظر

آتے ہی لب پہ پیر مصیبت نکل گئی
مشکل بلا بھی جا کے کہیں دور چھپ گئی
یہ ہے سرکار کی نظر مرے سرکار کی نظر

کشتی لُڑھک رہی تھی وہ جاتی بھلا کدھر
جھونکا ہوا کا تیز تھا موجیں اِدھر اُدھر
دل نے پکارا پیر کو آیا جونہی خیال
کشتی نکل گئی مری طوفاں سے بے اثر
یہ ہے سرکار کی نظر مرے سرکار کی نظر

در در بھٹک رہا تھا میں پھرتا یہاں وہاں
تھی زندگی شکستہ میں جاتا بھلا کہاں
دامن میں آیا پیر کے جس دم میں جس گھڑی
خوشیوں کا گہورہ تھا نگاہ اٹھ گئی جہاں
یہ ہے سرکار کی نظر مرے سرکار کی نظر

سارے طبیب ٹوٹ کے مایوس ہو گئے
یہ مرض لا دوا تھا تو خاموش ہو گئے
ٹپکایا آ کے پیر نے قطرہ حیات کا
حیرت کے سب لباس میں ملبوس ہو گئے
یہ ہے سرکار کی نظر مرے سرکار کی نظر

صورت ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجلّی خدا کی ہے
سیرت معینؒ جیسی ہے فطرت عطا کی ہے
عاصیؔ بیان کیسے ہو تعریف پیر کی
ان کی نوازشوں میں ادا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے
یہ ہے سرکار کی نظر مرے سرکار کی نظر

اے بقائے دین تیری صبر داری پر سلام

اے علیؑ کے لال تیری دین داری پر سلام
اے امامِ دین تیری جاں نثاری پر سلام
گر کے قدموں میں یہی لہتا رہا حُر بار بار
اے مرے مولا یہ تیری پاسداری پر سلام
اپنی جاں کے دشمنوں کو بخشوانے کی تڑپ
اے شہ ذیشان تیری خاکساری پر سلام
ایک سو چالس برس کے ذوالجناح کی شان پر
اے حسین ابن علیؑ تیری سواری پر سلام
سر زمین کربلا کی ہے صدا سجدے میں سر
اے نبی ﷺ کی جان تیری شکر باری پر سلام
دین حق کو جان بخشی اپنے خونِ پاک سے
اے نہالِ فاطمہؑ تیری نگاری پر سلام
ابتداء سے تھی طلب گاری لہو کی دین کو
اے نجف کے چاند تیری راز داری پر سلام
کہہ رہا تھا تیر کھا کر پیاسے اصغرؓ کا لہو
اے بقائے دین تیری صبر داری پر سلام

سورۂ رحمٰن میں بھی ذکر ہے مرجان کا
اے قرآں کے پارے تیری غمخواری پر سلام
جب پیا جامِ شہادت طیبہ سے آئی صدا
اے مرے شبّیر تیری میخواری پر سلام
کربلا کے غم میں چاروں سو اندھیرا چھا گیا
اے ستارے چاند تیری اشکباری پر سلام
تن سے ہو کر بھی جُدا سر برچھیوں پر تھا بلند
اے متاعِ دین تیری تاجداری پر سلام
نا رہا عاصیؔ اب عاصیؔ پنجتنؑ کی چاہ میں
اے ابا عبداللہ تیری اختیاری پر سلام

بحقِّ عترتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضل فرما یا الٰہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے
مرتضیٰؑ و فاطمہؑ خیرالنساء کے واسطے
واسطہ دیتے ہیں تجھ کو مجتبیٰؑ مظلوم کا
دور فرما غم ہمارے کربلا کے واسطے
بخش دے ہم سب کو یارب صدقے میں شبیرؑ کے
لاج رکھ لے دخترِ مشکل کشاء کے واسطے
دینِ حق قائم رہے دل میں ہمارے اے خدا
نام دار عبّاسؓ ہمارے با وفا کے واسطے
یا الٰہی واسطہ سجّادؑ و باقرؑ کا تجھے
کر رحم جعفرؑ و کاظمؑ اور رضاؑ کے واسطے
دل تقیؑ کے نور سے روشن نقیؑ کے نور سے
کر الٰہی عسکریؑ سے پُر ضیاء کے واسطے
یوں تو عصیاں ہیں ہمارے یاالٰہی بے پناہ
معاف فرما مہدیِؑ نجم الہدیٰ کے واسطے

التجا آپ سے ہے مری صدقہ دو آپ کی آل کا اے حبیبِ خدا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سیدہؑ مرتضیٰؑ اور حسنینؑ سے آخری لالؑ کا اے حبیبِ خدا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دنیا کی فکر اور ضرورت نکال دے
عشقِ نبی ﷺ علی علیہ السلام مرے سینے میں ڈال دے
صدقے میں اہلِ بیتؑ کے جو کچھ بھی ہے خدا
عاصیؔ کو نسل عاصیؔ کو سب بے سوال دے

اِظہارِ تشکّر

،،حرفِ عظیم میم،، ایک نوری اجماع ہے
جس کی اشاعت 2012 میں کرنے کی بہت کوشش کی مگر تکمیل نہ ہوسکی
آج 10 سال کے بعد عاصیؔ ایجوکیشنل اینڈ سوشل ویلفیئر سوسائٹی کی محنت اور محبت
ہے کہ ،،حرفِ عظیم میم،، اشاعت ہوئی

حرفِ عظیم میم کی اشاعت پر بارگاہِ صمدیت میں اپنے عجز کا اظہار کرتے ہوئے وحدہٗ لا شریک کے فضل و احسان پر سجدۂ شکر بجالاتا ہوں بعدہٗ اُس کے محبوب صاحب التاج والمعراج خاتم النبیین معلم کائینات ﷺ کی بارگاہ میں گلہائے درود وسلام جن کی ہدایت مآب سیرت آج بھی علم حکمت کی تلاش کے در کھولتی ہے۔ اس کے بعد شکر گزاری کے کلمات اپنے والدین اور اقارب بالخصوص ادارۂ عاصیؔ کے تمام صدر اراکین کے لئے جن کی محبتوں نے اس مجموعۂ کلام کو پُر اثر کر دیا

صوفی محمد منتظم عاصیؔ شمسی جہانگیری ابوالعلائی
۱۳ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ بروز منگل